Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ساتویں مرحلہ کے آغاز پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت کے نام خصوصی پیغام

الٰہی بشارتوں کے پیش نظر ہمارا ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی غلبۂ دین خاتم الانبیاء کی صدی ہوگی

میں تمام دنیا میں بسنے والے احمدیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جوبلی منصوبہ کی کامیابی کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کیلئے ہر وقت مستعد رہیں

اپنے وعدوں کو مرحلہ وار سو فیصد سے بھی زیادہ پورا کیجئے۔ جو ابھی تک شامل نہیں ہوئے وہ بھی جلد شامل ہو جائیں

ربوہ ۔ ۳ ہجرت (مئی) امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے دنیا بھر میں بسنے والے احمدی احباب کو تلقین کی ہے کہ وہ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کریں اور غلبۂ دین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد اس خصوصی پیغام میں فرمایا ہے۔ جو کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ساتویں مرحلے کے آغاز پر حضور نے عالمگیر جماعت احمدیہ کے نام بھیجا ہے۔ حضور نے تلقین فرمائی ہے کہ جن صاحب استطاعت احباب نے ابھی اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بھی اس میں حصہ لیں۔ اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کے اجراء سے مالی فراوانی عطا کی ہے۔ وہ اپنے وعدوں کو اپنی استطاعت کے مطابق کر دیں۔ حضور نے اس پیغام میں ان متعدد خیریں پھلوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس فنڈ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو عطا کئے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ ان روحانی افضال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الٰہی منشاء کو پورا کرنے اور غلبۂ دین خاتم الانبیاء کی مہم کو تیز تر کرنے کی خاطر میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے قیام کی تحریک کی تھی جس پر دنیا بھر کے احمدیوں نے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے محبت اخلاص اور پورے جوش و ولولہ کے ساتھ اس فنڈ میں وعدے لکھوائے اور مرحلہ وار ادائیگی شروع کر دی۔

الٰہی بشارتوں کے پیش نظر ہمارا ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی غلبۂ دین خاتم الانبیاء کی صدی ہوگی۔ اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ اس صدی کا شایان شان استقبال کیا جائے۔

میں نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر خدا تعالیٰ کے ان افضال کا ذکر کیا تھا جو صد سالہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ پر ہو رہے ہیں۔

- ملک سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر۔
- لنڈن میں عالمی کسر صلیب کانفرنس کا انعقاد اور اس کے نتیجہ میں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

نوٹ ۴۴۹ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ۔ سہ روزہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۔ ۵ ہجرت ۱۳۵۹ ۔ ۵ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۰۱

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۴ ہجرت (مئی) سیدنا و امامنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کل شام پونے نو بجے شب کے قریب اسلام آباد سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہوئی۔ گردوں کی انفکشن بھی ہے اور ضعف ہے۔

احباب کرام تضرع اور زاری کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق جلد تر ہمارے پیارے امام کو شفایابی عطا کرے۔ آمین

- ربوہ ۲ ہجرت (مئی) آج یہاں نماز جمعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ رجمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۵ رہجرت ۱۳۵۹ ہش

حضرت مسیح موعودؑ کے تجویز کردہ نظامِ تعلیم کا نقطۂ مرکزی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحصیل علم کی اہمیت واضح کر کے جس حکیمانہ نظامِ تعلیم کی نشاندہی فرمائی اُس پر ہم گزشتہ شماروں میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ اس نظامِ تعلیم کی رُو سے دینی اور دنیوی دونوں قسم کے علوم کی تحصیل ضروری ہے۔ لیکن دنیوی علوم کی تحصیل کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل چھوٹی عمر میں ہی بچوں کی دینی تعلیم کا خصوصی اہتمام کیا جائے اور انہیں دین میں راسخ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ اور جب وہ دین میں راسخ ہو جائیں تو انہیں دینی علوم کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ بھی پڑھائے جائیں اور بہت توجہ اور محنت سے پڑھائے جائیں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ ساتھ کے ساتھ آسمانی عقل رکھنے والے مردانِ خدا کی تریاقی صحبت سے مستفیض ہوتے رہیں تاکہ فلسفہ اور دہریت کے رنگ میں پروان چڑھنے والے علوم جدیدہ کے زہر کا ازالہ ہوتا رہے اور وہ علوم جدیدہ پر حاوی ہو کر دینِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا فریضہ موثر طریق پر ادا کر سکیں۔

آج ہم اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اس حکیمانہ نظامِ تعلیم کو جماعت میں نافذ اور رائج کرنے کے سلسلے میں کیا عملی اقدامات فرمائے اور اس کے لئے افرادِ جماعت کے ذہنوں کو کس طرح تیار کیا۔ اس نظامِ تعلیم کا نقطۂ مرکزی افرادِ جماعت کو دینی صداقتوں پر ایمانِ محکم اور تزکیۂ نفوس و تطہیرِ قلوب کی نعمت سے مالا مال کرنا تھا اور یہ نعمت اُنہیں حضور علیہ السلام کی تریاقی صحبت اور حضور کی خداداد قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہونے کے سوا اور کہیں سے میسر نہ آسکتی تھی اس لئے کہ مامور من اللہ کی ذات اپنے متبعین کے لئے سرچشمۂ علوم کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو علم اور جو حکمت و معرفت اُنہیں اُس سے مل سکتی ہے اس کے کہیں اور سے میسر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ بیعت کنندگان کو بار بار یہی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ وہ بکثرت قادیان آ کر وہاں رہیں اور اُس علم و معرفت سے بہرہ ور ہوں جو خدا تعالیٰ نے بطور خاص آپؑ کو عطا فرمایا ہے اور جسے تقسیم کرنے کے لئے آپؑ کو دنیا میں بھیجا ہے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام نے ۱۹ رجنوری ۱۸۹۸ء کو احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔۔۔۔۔۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اُس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی راست باز اور متقی اور پرہیزگار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیلِ علمی کے بعد تکمیلِ عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیلِ عملی بدوں تکمیلِ علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آ کر نہیں رہتے تکمیلِ علمی مشکل ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۲)

پھر حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کیلئے یہی ضروری قرار نہیں دیا کہ وہ آپؑ کی صحبت سے فیضیاب ہو کر خود علم و معرفت میں ترقی کریں بلکہ ان کا یہ بھی فرض قرار دیا کہ وہ حاصل کردہ علم و معرفت کو دوسروں تک پہنچائیں اور اس طرح اُس علم کو عام کر کے دوسروں کو بھی اُس سے مستفیض کریں۔ چنانچہ مامور من اللہ کی صحبت میں رہ کر علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کے اس دہرے فائدہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے لئے یہ امر ضروری پڑا ہوا ہے کہ وہ اپنے وقتوں میں سے کچھ وقت نکال کر آئیں اور یہاں صحبت میں رہ کر اُس غفلت کی تلافی کریں جو غیبوبت کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہے اور ان شبہات کو دُور کریں جو اس غفلت کا باعث ہوئے ہیں۔ ان کا حق ہے کہ وہ ان کو پیش کریں اور ان کا جواب ہم سے سُنیں۔ بھلا اگر کمزور بچہ جو ابھی دودھ پینے اور ماں کے کنارِ عاطفت کا محتاج ہے اس سے الگ کر دیا جائے تو تم اُمید کر سکتے ہو کہ وہ بچ رہے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح بلوغ سے پیشتر کے کمال اور معرفت کا حال ہے۔ انسان کمزور بچہ کی طرح ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کی صحبت اس کے لئے ضروری ہوتی ہے اگر وہ اس سے الگ ہو جائے تو اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔

درحقیقت یہ ایک بہت ضروری امر ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کسی کو توفیق دے اور وہ اس کو سمجھ لے کہ بار بار آنے کی کس قدر ضرورت ہے، اس سے یہی نہ ہوگا کہ وہ اپنے نفس کے لئے فائدہ پہنچائے گا بلکہ بہتوں کو فائدہ پہنچا سکے گا۔ کیونکہ جب تک خود (اُس کے اپنے اندر) ایک معرفت اور بصیرت پیدا نہ ہو وہ دوسروں کو کیا راہ بتائے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵۶)

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب "رُکنی نصیحت" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بکثرت قادیان آ کر وہاں رہتے اور حضورؑ کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اور علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنے علاقوں میں واپس جاتے اور دوسروں میں ان علوم و معارف کو منتقل کرتے۔ اس طرح حضورؑ نے ان میں علوم و معارف کی تحصیل کی ایک لگن پیدا کر کے ان کے ذہنوں کو خدمتِ دین کی نیت سے دینی و دنیوی علوم میں دسترس کے لئے تیار کیا اور یہی وہ بنیاد تھی جس پر جماعت میں اہم مدارس اور مراکزِ علوم کا قیام عمل آیا۔

کون آیا ہے!

کون آیا ہے۔ کون آیا ہے — درِ دل کس نے کھٹکھٹایا ہے
ہل رہے ہیں کواڑ دل کے۔ ندیم — دیکھئے گا۔ تو۔ کون آیا ہے
کس نے آ کر سکونِ دل بخشا — کون پیغامِ یار۔ لایا ہے
ہر طرف ہیں مسرتیں رقصاں — ہر طرف نزہتوں کا سایہ ہے
سن کے آنگن میں دیپ آشا کے — کون آشا سندیش لایا ہے
کس کے آنے سے۔ ہمنشینِ عزیز — سارا ماحول جگمگایا ہے
کون آیا چمن میں۔ گُل بہ جلو — کون نکہت مددش آیا ہے
کس نے ارض و سما نئے ڈھالے — کس نے عالم نیا، بنایا ہے
کون ایمان کا متاعِ عظیم — از ثریا۔ ثریٰ پہ لایا ہے
ہیں ہمیں "آخرین منہم" سے — کس نے مژدہ ہمیں سنایا ہے
شہرِ محبوب میں مقامِ بلند — فیض سے کس کے ہم نے پایا ہے
کون آیا ہے، انتساب بہ دوش — دل کا ہر تار جھنجھنایا ہے

درِ دل پر ہیں دستکیں۔ محمود
کون آیا ہے! کون آیا ہے!

(محمود احمد مرزا۔ عبدالحکیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حرمتِ خمر ○ ایک محیّر العقول اور ایمان افروز انقلاب

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل، ربوہ

اسلام میں حرمتِ خمر کا مقصد تعمیر اخلاق اور تطہیر نفوس سے معاشرہ کو خراب کرنے اور بے راہ روی پیدا کرنے میں شراب کا بنیادی دخل ہے۔ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں شراب کثرت سے پی جاتی اور قومی تقاریب میں بطور ضیافت کے پیش کی جاتی۔ قبائل کی باہمی جنگ میں عرب شراب کے نشہ میں مدہوش ہو کر جنگ کرتے۔ شادی اور بچہ کی پیدائش کی تقریبات میں شراب پیش کی جاتی۔

عربی زبان میں شراب کے ایک ہزار سے زائد نام مذکور ہیں۔ عربی ادب میں "الخمریات" یعنی شراب سے متعلقہ امور کے متعلق شعر و شاعری کا ایک باب ہے جس میں شعراء نے اپنی اپنی شراب کی تاثیر اور اس کی فضیلت کا اظہار کیا ہے۔ وہ شراب کی مجالس اور ان کے ماحول کا فخریہ ذکر کرتے ہیں۔ شعراء الاعشی الاکبر۔ عدی بن زید۔ ابو القراس اور الاخطل وغیرہم نے شراب کے فوائد اور اس کی تاثیرات کو بیان کیا ہے۔ ان شعراء کے اشعار میں شراب کے مندرجہ ذیل نام کثرت اور تواتر سے وارد ہوتے ہیں:۔

الخمر۔ الراحة۔ المدام۔ السلاف، القرقف، العقار۔ الخندریس۔ الصهباء۔ القهوة الطلاء۔ الرحیق، الشمول، الحمیاء۔ الکمیت۔ المروقة۔ المعتقة۔ الصافیة۔ الصرف۔ العاتق۔ المیکر۔ العذراء العروس۔ ام الدھر، اخت المرّة، ابنة العنب، الملیل المشعشعة۔ السکر۔ النبیذ۔ النضوح الغبوق۔ الصبوح۔ القیل۔ جاشریة۔ الضحمة۔ السلسبیل۔

عمرو بن کلثوم تغلبی اپنی محبوبہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے:۔

"الا ھبی لصحنک فاصبحینا
ولا تبقی خمور الاندرینا
ورثنا من قدیم تلیدا
وواخری فی دمشق و تاصرینا"

اے محبوبہ! شراب کا پیالہ لے کر اٹھ۔ اور قصبہ اندرین کی بنی ہوئی تمام شراب مجھ کو پلا دے۔ اور شراب کے ذخیرہ سے کچھ بھی باقی نہ رہ جائے۔ میں نے لعلبک کے مقام میں بہت شراب پی ہے اور پھر اسی قدر دمشق اور قاصرین میں بھی پیتا رہا ہوں۔

عربوں کی سوسائٹی میں شراب پینے کے پانچ وقت مقرر تھے:۔

(۱) طلوعِ آفتاب سے قبل۔ اس وقت پی جانے والی شراب کو جاشریة کہتے تھے۔

(۲) طلوعِ آفتاب کے بعد۔ اس وقت پی جانے والی شراب کو صبوح کا نام دیا جاتا تھا۔

(۳) دوپہر کے وقت۔ قبل دوپہر کے وقت پی جانے والی شراب کو قیل کہتے تھے۔

(۴) غروبِ آفتاب کے وقت۔ اس وقت پی جانے والی شراب غبوق کے نام سے موسوم تھی۔

(۵) سونے سے قبل۔ اس وقت پی جانے والی شراب کو ضحمہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

اسلام میں شراب کی قطعی حرمت کا ذکر بتدریج ہوا ہے چنانچہ شراب سے متعلق سب سے پہلے یہ حکم نازل ہوا:۔

"یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا"

(بقرہ ۲۲۰)

تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کئی منافع بھی ہیں اور دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے

حضرت عمرؓ کو شراب سے سخت نفرت تھی اور آپ دعا فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ شراب کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ فرما دے۔ کچھ عرصہ بعد ارشاد خداوندی ہوا:۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ۝"

(النساء)

اے مومنو! جب تک تم اپنے حواس میں نہ ہو نماز کے قریب نہ جاؤ اس وقت تک کہ تم جو کچھ کر رہے ہو اسے سمجھنے لگو۔

اور بالآخر یہ آیت اتری:۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝"

اے ایمان والو۔ شراب اور جوا اور بت اور قرعہ اندازی کے تیر محض ناپاک اور شیطانی کام ہیں اس لئے تم ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ارشاد بالا ہجرت کے چوتھے سال میں نازل ہوا تھا۔ اور اس آخری اور قطعی حکم بالا میں شراب نوشی اسلام میں حرام کر دی گئی۔ اس ارشاد خداوندی کی منادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے گلی کوچوں میں کرا دی جس وقت یہ اعلان عام کیا جا رہا تھا اس وقت ایک انصاری کے گھر میں شراب کی محفل تھی۔ دور چل رہا تھا کہ اس اعلان عام کے الفاظ کان میں پڑے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل فوراً کی گئی اور اس مشکے کو جو شراب سے بھرا ہوا تھا توڑ دیا گیا۔ بخاری شریف میں مذکور ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:۔

"کنت اسقی ابا عبیدة وابا طلحة وابی بن کعب من فضیخ زهو وتمر فجاءهم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال ابو طلحة قم یا انس فاهرقها فاهرقتها"

(کتاب الاشربة)

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ ابو طلحہ اور ابی ابن کعب کو کھجوروں کی عمدہ شراب پلا رہا تھا کہ آنے والے ایک شخص نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے اس پر ابو طلحہؓ نے کہا کہ اے انس اٹھ اور شراب کو گرا دے۔ چنانچہ میں نے شراب کو گرا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دفعہ ہی اعلانِ عام حرمتِ خمر اور اس کے انسداد کے لئے عملی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انقلاب عظیم کا ذکر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام یوں فرماتے ہیں:۔

"وجعلت دسکرة المدام مخروبا وازلت حانتها من البلدان"

آپ نے میخانوں کو ویران کر دیا اور شراب کی دکانیں شہروں سے اٹھوا دیں۔

"کم شارب بالرشف دنا طافحا فجعلته فی الدین کالنشوان"

بہت سے لوگ ایسے تھے جو خم کے خم لنڈھاتے تھے۔ آپ نے انہیں دین کا متوالا و شیدا بنا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں کو بھی وقتی طور پر استعمال کرنے سے منع کر دیا تھا جن میں شراب تیار کی جاتی اور اسے خمر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"انهاکم عن الدباء والنقیر والحنتم والمزفت"

میں تم کو دباء نقیر حنتم اور مزفت برتنوں کے استعمال سے روکتا ہوں

اس کی حکمت یہی تھی کہ ان برتنوں سے تعلق اور محبت بھی ختم ہو جائے۔ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بودگی شراب کا خیال پیدا کر سکتی تھی۔ آپ نے شراب کے متعلق ایک ایسا جامع اور مانع ضابطہ بنایا جس سے جہاں شراب سے نفرت پیدا ہو جائے وہاں اس کی تجارت اور خرید و فروخت بھی قطعاً ممنوع قرار دے دی ہے۔ احادیث میں وارد ہے:

"لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وساقیھا وبائعھا وآکل ثمنھا والمشتری لھا والمشتراۃ لہ"

(الترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلہ میں دس آدمیوں پر لعنت کی ہے یعنی رس کے کشید کرنے والے، جس کے لئے کشید کی جائے۔ اس کے پینے والے۔ پلانے والے۔ بیچنے والے۔ اس کی قیمت کھانے والے اس کے اٹھانے والے اور جس کی طرف وہ اٹھا کر لے جائے اور جس کے لئے وہ خریدی جائے۔ یہ۔

قارئین بالا کے یہ الفاظ مبارکہ اس متقی اعظم کے ہیں جس نے شراب کو ام الخبائث کے الفاظ دیئے۔ زمانہ حاضرہ کی تحقیق نے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ واقعہ قرآن کریم کا یہ بیان کہ شراب ام الخبائث ہے۔ یعنی اس کے بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو ام الخبائث قرار دینا کہ یہ تمام بدیوں کی جڑ اور منبع ہے دوست ہے۔ شراب نوشی سے جرائم میں اضافہ ہوتا ہے۔ خودکشی، قتل اور اخلاقی امراض، معدہ اور انتڑیوں کی بیماریاں اور جائیداد کی تباہی اس کا نتیجہ ہے۔ یہ غضب اور شہوت کو بڑھاتی ہے اس کے پینے سے دل و دماغ ضعیف ہو جاتے ہیں۔ یہ مرگی مفاجات کا سبب اور حادثات کی کثرت کا موجب ہے جس خاندان میں اس کا استعمال ہو تباہ وہ اخلاقی اور اقتصادی طور پر تباہ ہو جاتا ہے۔ شراب انسان کی عمر کو کم کر دیتی ہے اس سے بہیمانہ جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ اخلاق پر انتہائی بُرا اثر ڈالتی ہے۔ تمدنی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ضبط و کنٹرول کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔ وقار قائم نہیں رہتا۔ دماغی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں طلاق کی کثرت کی وجہ شراب نوشی بھی بیان کی جاتی ہے۔ ماہرین نفسیات اور حفظان صحت اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ شراب حافظہ پر انتہائی برا اثر ڈالتی ہے بلڈ پریشر کی وجہ سے اس کے اعصاب بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ الغرض شراب اجتماعی، اخلاقی، طبی اور اقتصادی لحاظ سے سراسر نقصان اور ضرر کا باعث ہے۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ اسلام میں حرمت خمر کا مقصد تعمیر اخلاق اور تطہیر نفوس ہے اور اسی سلسلہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ برپا شدہ انقلاب عظیم الشان اور محیر العقول ہے آپ کی قوت قدسیہ نے ایسی قوم کو جو لیل و نہار شراب نوشی کی عادت میں گرفتار تھی اور بخار حالات مایوس کن تھے ان کو شبہائے تاریک و تار میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز کر دیا۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم!

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک ۲۰۲۵۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ جس کی رسید ۱ تا ۲۲ بذریعہ جماعت احمدیہ باگڑ سرگانہ ضلع ملتان سے گم ہو گئی ہے لہٰذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔

اور اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

شادی بیاہ کے موقع پر ڈھولک بجانے سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

عام طور پر شادیوں کے موقع پر خواتین اور بچیاں جب خوشی کے گیت گاتی ہیں تو ساتھ خوشی کے اظہار اور رونق کے لئے ڈھولک بھی بجاتی ہیں۔ پہلے احمدی گھرانوں میں اس کا بالکل رواج نہ تھا اور ان کی شادیاں سادہ انداز میں ہوتی تھیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے ان کے گھروں میں بھی ڈھولک بجنے لگ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں الفضل کے پرانے فائلوں کا مطالعہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ارشاد پڑھا وہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر کرتی ہوں۔

۱۳ جون ۱۹۳۸ء کو بعد نماز عصر حضرت میر قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اس واقعہ کی رپورٹ الفضل ۱۵ جون ۱۹۳۸ء صفحہ پر شائع ہوئی جس میں رپورٹر صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو کا خلاصہ مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا:۔

"اس موقعہ پر دوران گفتگو میں حضور نے فرمایا۔ دولہا کے لئے کوئی امتیازی نشان ہونا ناجائز نہیں ہے اور جب حضور کے گلے میں اور میر صاحب کے گلے میں ہار ڈالے گئے تو حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ میر صاحب کے سر پر ہار باندھ دیا جائے۔ نیز فرمایا شادیوں کے موقعہ پر پاکیزہ اشعار عورتیں پڑھیں اور پڑھنے والی مستورات نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ ڈھولک کے ساتھ پاکیزہ گانا منع نہیں ہے۔"

اس رپورٹ کے شائع ہونے پر اگلے ہی دن یعنی ۱۶ جون ۱۹۳۸ء صفحہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے ذیل کا اعلان شائع ہوا:۔

"نکاح کے موقع پر ڈھولک نہیں بلکہ دف بجانا جائز ہے"

کل کے الفضل میں میری ایک گفتگو شادی کے موقع پر گانے کے بارے میں چھپی ہے۔ اس میں ایک سخت غلطی ہو گئی ہے دوست اس کی اصلاح کر لیں۔ بلکہ بہتر ہوگا کہ کل کے پرچہ میں ہاتھ سے اس کی اصلاح کر دیں تاکہ آئندہ کسی کو دھوکا نہ لگے۔ غلطی یہ ہے کہ نکاح کے موقع پر ڈھولک بجا کر پاک گیت گانے جائز ہیں۔ یہاں ڈھولک نہیں بلکہ دف چاہیئے کیونکہ ڈھولک تو چھوٹا ڈھول ہی ہوتا ہے جو ناجائز ہے۔ بس دوست ڈھولک کا لفظ کاٹ کر دف کر لیں۔

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ غلطی ڈائری نویس کی نہیں بلکہ خود میری ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ڈھولک کا لفظ ہی بولا تھا مگر ذہن میں اس وقت بھی دف تھا۔ بوجہ ان آلات سے ناواقف ہونے کے گفتگو کے وقت خیال نہیں رہا۔ جب "صبح الفضل" میں گفتگو پڑھی تو مجھے یاد آ گیا کہ غلط لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ دف کے ساتھ مستورات یا مردوں کا پاکیزہ اشعار پڑھنا شادی یا عید یا جنگ وغیرہ کے موقع پر حدیثوں سے ثابت ہے اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بعض دفعہ ایسا ہوا ہے۔

خاکسار

میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۱۴/۶/۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری والدہ مرحومہ

(مکرم رشید محمد صاحب راشد متعلم نشتر میڈیکل کالج ملتان)

میری والدہ محترمہ اہلیہ مکرم (ڈاکٹر) سلطان احمد صاحب مجاہد (ہومیو) چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۰ء کو قریباً سات بجے شام ایک حادثہ کا شکار ہوگئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون۔)

مرحومہ گھر میں استعمال کے لئے دودھ لینے کی خاطر اپنی ہمشیرہ کے گھر گئیں جو ہمارے گھر کے سامنے سڑک کی دوسری جانب واقع تھا۔ آپ سڑک پار کرنے کے انتظار میں کھڑی تھیں کہ اندھیرے میں دو گاڑیاں مخالف سمتوں سے آئیں۔ ان میں سے ایک فوجی ٹرک تھا۔ اس کے ڈرائیور نے گاڑی کا پہیہ کچے رستہ پر اتار لیا اور والدہ مرحومہ اس کے پچھلے حصے سے ٹکرا گئیں۔ سر پر سخت چوٹ آئی اور باوجود طبی امداد مہیا ہو جانے کے سوا دو گھنٹہ بعد آپ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

یوم میلاد النبیؐ کی وجہ سے کالج میں دو چھٹیاں تھیں۔ یہ عاجز والدین کی ملاقات کی غرض سے ملتان سے چک چھٹہ آیا۔ میرے ساتھ گوجرانوالہ کے رہنے والے کالج کے بعض دوسرے طلباء بھی تھے جنہوں نے مجھے گوجرانوالہ میں ٹھہرنے کی دعوت دی لیکن میں وہاں نہ رکا۔ بس سے اتر کر گھر جا رہا تھا کہ کسی نے بتایا تمہاری والدہ حادثہ کا شکار ہوگئی ہیں اور انہیں میو ہسپتال لاہور میں لے جایا گیا ہے۔ میں لاہور جانے کے لئے تیار ہوگیا لیکن ابھی بس کا انتظار ہی کر رہا تھا کہ ایک ایمبولنس گاڑی ہمارے گھر کے سامنے آکر رک گئی۔ اسی ایمبولنس گاڑی میں میری والدہ محترمہ کی میت تھی۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے دوسرے دن جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں ساڑھے چار بجے شام آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

مرحومہ مکرم میاں حسن دین صاحب موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ کی صاحبزادی تھیں اور سات بہنوں میں سے پانچویں نمبر پر تھیں۔ ۱۹۴۷ء میں آپ ابا جان کے عقد میں آئیں۔ شادی کے تھوڑے ہی دن بعد جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے جماعت کے نوجوانوں کو حفاظتِ مرکز اور پھر محاذِ کشمیر پر ملکی خدمات بجا لانے کے لئے دعوت دی گئی تو ابا جان نے امی جان سے کہا آپ میکے چلی جائیں بچہ کو آگیا تو میں آپ کو لے آؤں گا۔ سو آپ میکے چلی گئیں جہاں آپ نے چار ماہ کا عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا اس عرصہ میں ابا جان کی طرف سے خرچ کے لئے کوئی رقم نہ ملی، اس لئے کہ آپ رضاکارانہ خدمات بجا لا رہے تھے۔

کچھ عرصہ بعد ابا جان پیر کوٹ سے چک چھٹہ میں منتقل ہو گئے جہاں آپ نے تھوڑی سی زمین خرید کر ایک کچا مکان بنا لیا اور میاں بیوی امن و سکون سے وہاں رہنے لگے۔ چک چھٹہ میں آتے ہی والدہ مرحومہ کو سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کا عہدہ تفویض کیا گیا۔ آپ اس عہدہ پر اور پھر بطور صدر لجنہ اماء اللہ چک چھٹہ برابر تیس سال تک خدمات بجا لاتی رہیں۔ مرحومہ کو دینی خدمت کا ایک جنون تھا۔ لجنہ اماء اللہ کا چندہ بجٹ کے مطابق اپنے پاس سے یکمشت ادا کر دیتیں اور پھر آہستہ آہستہ اور بسہولت وصول کرتی رہتیں۔

متواتر گیارہ سال تک اولاد سے محروم رہیں تو آپ نے خدا کے حضور یہ منت مانی کہ اگر مجھے بچہ عطا کر دے تو میں اس کی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی فریاد سن لی اور ۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء کو میں پیدا ہوا۔ میرے پیدا ہوتے ہی مرحومہ نے میری زندگی وقف کر دی میری عمر ابھی چار ماہ کی تھی کہ ابا جان نے بطور معلم وقفِ جدید میں زندگی وقف کر دی۔ اس وقت آپ صابن سازی کا کام کرتے تھے اور کاروبار خوب چل رہا تھا۔ وقف میں جانے کی وجہ سے گھر کے اخراجات میں تنگی آگئی۔ میری والدہ مرحومہ نے محنت مزدوری کر کے میرا اور اپنا پیٹ پالا اور گھر کے اخراجات کے سلسلہ میں تنگی کا کبھی شکوہ نہ کیا۔

خدمتِ خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کان، ناک اور پیٹ کی ادویہ گھر میں تیار کر کے رکھتیں اور ضرورت مندوں کو مفت یا معمولی قیمت پر مہیا کرتیں۔ قرآن کریم بچوں کو پڑھاتیں۔ کوئی عورت گھر سے کوئی چیز لینے آجاتی تو اسے خالی ہاتھ نہ لوٹاتیں۔ مہمان نوازی سے خاص شغف تھا۔ گھر مہمان آجاتا تو آپ اس کی خدمت میں بہت خوشی محسوس کرتیں۔ ابا جان صبح سویرے ہی کاروبار کے سلسلہ میں سفر پر روانہ ہو جاتے۔ آپ تہجد ادا کرنے کے بعد اذان سے پہلے پہلے ان کے لئے چائے وغیرہ تیار کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے حد نوازا۔ آپ کو دینی اور دنیوی دونوں نعمتیں عطا کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھر میں ہر قسم کی آسائش میسر تھی۔

ابا جان نے آپ سے کئی دفعہ کہا تم ایک جنتی وجود ہو۔ مرنا تو ہر ایک نے ہے لیکن آپ کو حادثہ گھر کے سامنے پیش آیا۔ سارے عزیز موجود تھے۔ فوری طور پر سول ہسپتال حافظ آباد پہنچایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کھانا کھا رہے تھے۔ ہاتھ میں جو لقمہ تھا وہ انہوں نے وہیں رکھا۔ معائنہ کیا۔ فرسٹ ایڈ مہیا کی اور فرمایا یہ NEURO SURGERY کا کیس ہے۔ میری طاقت سے باہر ہے۔ میو ہسپتال لاہور لے جائیں۔ چنانچہ فوری طور پر ایمبولنس میں انہیں لاہور پہنچانے کے لئے روانہ ہوگئے لیکن آپ راستہ میں ہی اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور خاکسار کو مرحومہ کی خواہش کا احترام کرنے اور اپنی زندگی خدمتِ دین میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مجاہدین تحریک جدید کے لئے خوشخبری اور

انصار اللہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی تبلیغ کی ایک اہم ترین بنیاد اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تحریکِ جدید کے ماتحت رکھ دی۔ تحریک جدید ایک ایسی تحریک ہے کہ اس کا سارا سلسلہ ہی الہامی ہے"۔

پھر حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"آج جماعت احمدیہ سے غلبۂ اسلام کے لئے جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں وہ بڑی عظیم ہیں لیکن ان کا بدلہ بھی عظیم اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا سرور اور لذت بھی عظیم ہے.... اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے والا ہے"۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ اس نے موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے تحریک جدید ایسی الہامی تحریک کو جاری فرمایا ہے۔ پس انصار اللہ جن پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی ذمہ داری ڈالی ہے اس میں شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ قربانی کریں اور غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جدوجہد کریں تا وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور برکتوں سے وافر حصہ کے مستحق ٹھہریں۔

(قائد تحریکِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مقرر ہے۔ ماہ جون میں خدام کے مطالعہ کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر ہے۔ خدام مطالعہ کریں۔

مرکزی امتحانات

تاریخ - ۶ جون ۱۹۸۰ء - دن جمعۃ المبارک

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کا سرچشمہ درخت

کرۂ ارض پر درخت زندگی کا سرچشمہ ہیں۔ یہ درجہ حرارت کو معتدل رکھنے فضاء کی آلودگی کو دور کرنے کے علاوہ ہوا اور پانی کی کئی قسموں کو بھی دور کرتے ہیں۔ درخت انسانوں اور جانوروں کے لئے رہائش اور خوراک مہیا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ درختوں سے انسان متعدد مصنوعات حاصل کرتا ہے ان کی لکڑی عمارات میں بھی کام میں لائی جاتی ہے۔

سائنس دانوں کی تحقیقات کے مطابق ایک درخت اوسطاً دس ائیر کنڈیشنروں کا کام دیتا ہے۔ شہر کی آبادی کی فضا میں کثافتوں کی زیادتی کے باعث دیہاتی علاقوں کی نسبت ۳۰ ڈگری فارن ہیٹ (۱۰ سینٹی گریڈ) تک درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ دیہاتی آبادیوں میں اشجار اور نباتات کی کثرت ہوتی ہے۔

درخت مسموم اور آلودہ ہوا کو جذب کرتے ہیں اور تازہ ہوا چھوڑتے ہیں۔ جو کثافتوں سے پاک ہوتی ہے اور اس میں آکسیجن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جو انسانوں کو تندرست رہنے کے لئے ہر دم ضرورت ہے۔

جنگلات اور گھنے درخت شہری شور و غل کو کم کرتے ہیں۔ ان تمام فوائد کے پیش نظر ہم سب (شہری اور دیہاتی) کے لئے از حد ضروری ہے کہ ہم درختوں کو لگانے کے بعد غافل نہ ہو جائیں۔ بلکہ ان کی پرورش اور پوری حفاظت کریں اور نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ قوم اور ملک کو بھی خوشحال بنائیں۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ)

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جام شورو کی کارگذاری

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لیاقت میڈیکل کالج جام شورو (حیدر آباد) کے عہدیداران کا اجلاس ہوا جس میں احمدی طلباء کے لئے لیٹرنگ لائبریری کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اسی روز طلبہ سے کتابوں کے عطیہ جات جمع کئے گئے۔ اندازاً تقریباً ۲۰۰ روپے کی مالیت کتب جمع کی گئیں جو مستحق احمدی طلبہ کو تقسیم کی جا رہی ہیں۔ امید ہے آئندہ جو طالب علم کامیاب ہوگا وہ اپنی کتب لیٹرنگ لائبریری میں جمع کروائے گا اور اسے نئی کلاس کی کتابیں لیٹرنگ لائبریری مہیا کرے گی۔

(۲) نیز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام بلڈ ڈونر سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے تحت ممبران ایسوسی ایشن سے ان کے بلڈ گروپ معلوم کئے گئے جن کا ریکارڈ محفوظ کر لیا گیا ہے تاکہ جب بھی جس گروپ کی ضرورت محسوس ہو۔ وہ خون بروقت مہیا کیا جا سکے۔ احمدی بزرگ جنہیں خون کی ضرورت تھی کے لئے ایک جوتل عطیہ دے کر اس خدمت خلق کا آغاز ہوا۔

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لیاقت میڈیکل کالج جام شورو (سندھ)

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

امتحان میں پاس ہونے والے طلباء و طالبات کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے مبارکباد عرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اس کامیابی کو آپ کے لئے دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا دے۔ آمین۔

مذکورہ بالا ارشاد باابرکت کے پیش نظر تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ ضرور حصہ لیں کہ اللہ سے مزید انعامات کے وارث ہوں۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے موصیان کرام

تمام موصیان کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ نظام وصیت کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت بنام سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز یا ناظم تشخیص جائیداد موصیان ہونی چاہیئے۔ عام دفتری امور کے سلسلہ میں صدر مجلس کے نام جو خط آتے ہیں وہ برائے کاروائی سیکرٹری صاحب یا ناظم صاحب تشخیص کو بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ مگر اس طرح کاروائی میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان کو صرف تشخیص جائیداد کرانے کے سلسلہ میں لکھا جائے۔ حصہ جائیداد کی ادائیگی یا حصول سرٹیفکیٹ ادائیگی حصہ جائیداد وغیرہ کے لئے سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو ہی مخاطب فرمایا جائے۔ رہاں اصولی امور کے بارہ میں صدر مجلس کارپرداز کو بھی لکھا جا سکتا ہے۔ نیز اگر دفتر وصیت یا دفتر نظامت تشخیص جائیداد کی طرف سے کسی موصی کو بروقت تسلی بخش جواب نہ ملے تو وہ امر معین طور پر پوری تفصیل کے ساتھ صدر مجلس کے نوٹس میں لایا جائے انشاء اللہ اس شکایت کا ازالہ کیا جائے گا۔

(صدر مجلس کارپرداز نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم شاہد منصور احمد صاحب ۳/۸ نوازش علی روڈ ۶۶ فلیمنگ روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ظہور احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۳۳/۳ واقع محلہ دار البرکات ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

(۱) انور سلطانہ صاحبہ بیوہ (۲) کوکب جاوید (۳) فرح دیبا (۴) شہلہ شبنم پسر و دختران۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکور مرحوم کے تمام وارثان کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

والد صاحب مرحوم موصی نہیں تھے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا

برادرم عبد المنان سلمہ اللہ عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ چیمہ (ضلع حیدر آباد) سے اطلاع آئی ہے کہ آج کل پھر ان کی تکلیف تشویش انگیز حد تک شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب کرام سے ہمدردانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد جلیل جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲) میری والدہ محترمہ عرصہ سے پیٹ کی درد میں مبتلا ہیں کافی علاج کرانے کے باوجود بھی صحت نہیں ہوئی۔ سب احباب دعا کریں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمود الرحمٰن قائد خدام الاحمدیہ معراج کے ضلع سیالکوٹ)

(۳) میری چھوٹی ہمشیرہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ محمد یعقوب خان صاحب کارکن تبشیر کا مورخہ ۳/۸۰ کو پتے کا آپریشن فیصل آباد میں ہو رہا ہے۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں آپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد عطاء اللہ خان راجوری کارکن خلافت لائبریری)

(۴) خاکسار دو تین ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ کمزوری بے حد ہو گئی ہے خاکسار کی صحت، توانائی اور خدمت دین کے لئے درگاہ ایزدی میں دعا فرمائی جائے۔

(ماسٹر امیر عالم معرفت جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳۵)

مکرم	کیپٹن مرزا عبدالحمید مرحوم صاحب	کراچی	۱۰،۰۰ روپے
مکرمہ	زکیہ خاتون صاحبہ	"	۲۰،۰۰ "
مکرم	ابراہیم فاضل صاحب	"	۱۰،۰۰ "
مکرمہ	بشریٰ منتخاب صاحبہ	"	۱۰۰،۰۰ "
"	بیگم اختر حسین ملوی صاحب	"	۱۰،۰۰ "
"	والدہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	"	۲۰،۰۰ "
"	صفیہ بیگم اہلیہ اسرار احمد شاہ صاحب	"	۲۵،۰۰ "
"	رفعت نصیر صاحبہ	"	۲۵،۰۰ "
مکرم	چوہدری سردار احمد صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
"	ایم۔ اے صادق از طرف والد مرحوم		۵۰،۰۰ "
مکرمہ	مجیدہ قیوم صاحبہ	"	۱۰۰،۰۰ "
"	حسینہ خاتون صاحبہ	"	۲۵،۰۰ "
"	امۃ الحفیظ بیگم والدہ راجہ سعید احمد صاحب	"	۱۰،۰۰ "
مکرم	قریشی فضل الرحمٰن صاحب	"	۵۰،۰۰ "
"	شکیل احمد کراچی، کوثر نسیم قریشی صاحبان	"	۲۰،۰۰ "
مکرمہ	بیگم ملک ظفر احمد صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
"	سلیمہ بیگم صاحبہ	"	۱۰،۰۰ "
مکرم	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۵۰،۰۰ "
مکرمہ	صفیہ بیگم صاحبہ	"	۲۵،۰۰ "
مکرم	شیخ انوار رسول صاحب	"	۱۴،۰۰ "
مکرمہ	بدرالنساء خانم صاحبہ	"	۲۵،۰۰ "
مکرم	ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب	"	۱۵،۰۰ "
"	ملک خداداد خان صاحب	"	۶۵،۰۰ "
"	ملک طاہر احمد صاحب	"	۳۰،۰۰ "
مکرمہ	زکیہ خاتون صاحبہ	"	۳۵،۰۰ "
"	طیبہ مبارکہ صاحبہ	"	۳۶،۰۰ "
مکرم	کیپٹن مرزا عبدالحمید مرحوم صاحب	"	۲۰،۰۰ "
"	عطاء الرحمٰن طاہر صاحب	"	۱۰،۰۰ "
مکرمہ	اہلیہ عطاء الرحمٰن طاہر صاحب	"	۱۰،۰۰ "
مکرم	محمد ہاشم صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
"	فاروق احمد بھٹی صاحب	"	۴۰،۰۰ "
"	سید حفیظ احمد صاحب	"	۵۰،۰۰ "
مکرمہ	اقبال بیگم صاحبہ	"	۲۰،۰۰ "
مکرم	شیخ طاہر احمد صاحب	"	۱۰،۰۰ "
مکرمہ	آپا سلیمہ بیگم صاحبہ	"	۱۰،۰۰ "
مکرم	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۳۵،۰۰ "
مکرمہ	بیگم مہرور الرحمٰن صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
مکرم	شیخ انوار رسول صاحب	"	۶۸،۰۰ "
مکرمہ	بدرالنساء خانم صاحبہ	"	۱۵،۰۰ "
مکرم	قاضی کریم الدین صاحب	"	۲۰،۰۰ "
"	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	"	۱۲۵،۰۰ "
مکرمہ	امۃ الرشید شائستہ صاحبہ	"	۱۵،۰۰ "
مکرم	ناصر احمد دینس صاحب	"	۱۰،۰۰ "
"	ڈاکٹر ملک خداداد خان صاحب	"	۲۰،۰۰ "
"	ایم۔ کے خرم صاحب	"	۲۵،۰۰ "
مکرم	چوہدری محمود احمد صاحب	"	۳۰،۰۰ روپے
"	شیخ سمیع اللہ صاحب، جناح کالونی	"	۳۰،۰۰ "
"	محمد عبداللہ صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
"	لطف اللہ صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
مکرمہ	نذیراں بیگم اہلیہ شیخ عبدالقادر صاحب کریم نگر	"	۱۰،۰۰ "
مکرم	چوہدری عبدالرؤف صاحب	"	۵۰،۰۰ "
"	محمد اشرف صاحب کبیر والی بمقام چاکانوالی ضلع گجرات منجانب رشیدہ تحسین صاحبہ		۲۵،۰۰ "
"	چوہدری زکی اللہ صاحب چک ۵۵ ادکاڑہ		۳۵،۰۰ "
"	جلال الدین صاحب	کراچی	۵۰،۰۰ "
"	ظفر لطیف صاحب	"	۱۱،۰۰ "
مکرمہ	بدرالنساء خانم صاحبہ	"	۶۵،۰۰ "
مکرم	محمد شفیع صاحب	کراچی	۱۰،۰۰ "
"	شیخ انوار رسول صاحب	"	۷۸،۰۰ "
"	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
مکرمہ	بیگم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	"	۵۳،۰۰ "
مکرم	مختار احمد صاحب	"	۱۶،۰۰ "
"	نصیر احمد صاحب	"	۵۰،۰۰ "
"	صوفی عبدالقدیر صاحب	"	۴۵،۰۰ "
"	عبدالماجد صاحب	"	۱۰،۰۰ "
"	چوہدری شفیق احمد صاحب	"	۲۰،۰۰ "
"	مرزا محمد حسین صاحب	"	۱۰،۰۰ "
"	عباس احمد صاحب	"	۲۰،۰۰ "
"	ملک جمیل احمد صاحب	"	۵۰،۰۰ "
"	فاروق احمد بھٹی صاحب	"	۴۰،۰۰ "
مکرمہ	صفیہ بیگم صاحبہ	"	۲۵،۰۰ "
"	نواب بیگم شفیع صاحبہ	"	۵۰،۰۰ "
"	زکیہ خاتون صاحبہ	"	۱۸،۰۰ "
مکرم	ڈاکٹر محمد یعقوب قیس مینائی صاحب	کراچی	۱۰،۰۰ "
"	شیخ طاہر احمد صاحب	کراچی	۲۰،۰۰ "
"	حکیم منور احمد صاحب	"	۱۷،۵۰ "
"	ملک شریف احمد صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
"	فاروق احمد بھٹی صاحب	"	۴۰،۰۰ "
مکرمہ	اہلیہ چوہدری شفیق احمد صاحب	"	۱۰،۰۰ "

(باقی)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان رح
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوان محمود)
ربوہ میں ہر ماہ کی آخری جمعرات اور
جمعہ کو مطب فرمایا کریں گے۔ ربوہ
اور اس کے قرب و جوار کے مریض
ان دو دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں
جمعرات تین بجے بعد دوپہر سے شام
چھ بجے تک
اور جمعہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے
دوپہر تک
(مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

ھوالشافی
ناخونہ کورس
PTERYGIUM COURSE
PTERYGIUM CURE ناخونہ کیور ۱۵/=
PTERYGIUM LOTION ناخونہ لوشن ۳/=
میزان ۱۸/=
ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/=
۲۳/=
تفصیل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیور ٹیومیڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

بقیہ صفحہ اول

کروڑوں انسانوں تک پیغام حق کا پہنچنا۔

- سرینگر میں (جہاں حضرت مسیح علیہ السلام مدفون ہیں) مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر۔
- ناروے میں مشن ہاؤس کے لئے عمارت اور مسجد کے لئے جگہ کی خرید
- سپین میں مسجد کے لئے زمین کی خرید اور حکومت سے مسجد تعمیر کرنے کی اجازت۔
- قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت
- ادائیگی حقوق طلباء کے نظام کا اجراء

یہ وہ شیریں پھل ہیں جو ہمیں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ذریعہ حاصل ہوئے ہیں۔ اور ان میں دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہو رہا ہے۔

اس منصوبہ کا ساتواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ میں اپنے تمام عزیز بھائیوں اور بہنوں کو چاہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں رہتے ہوں توجہ دلاتا ہوں کہ آپ پہلے سے بھی بڑھ کر اس فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیجئے۔ اور غلبۂ دین خاتم الانبیاء کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیئے۔ اپنے وعدوں کو مرحلہ وار سو فیصد سے بھی زیادہ پورا کیجئے اور جو اس وقت تک اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہو سکے۔ یا جن کو اللہ تعالیٰ نے اب مالی فراخی دی ہے وہ اب اس میں شامل ہو جائیں اور وعدوں کو اپنی استطاعت کے مطابق کر دیجئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے۔ اور آپ کی قربانیوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔ والسلام

خاکسار (دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

اخبار احمدیہ

بقیہ صفحہ اول

زیر ہدایت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔

مولانا موصوف نے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے آیت قرآنی

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الشعراء)

کی تفسیر بیان کی اور احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاہنوز ناساز ہے۔ اس لئے احباب کرام نہایت اضطراب اور اضطرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔ مولانا صاحب نے کہا کہ ہر احمدی کو اپنے دل میں اپنے امام کے ساتھ بے پناہ محبت ہے۔ یہ محبت ہم سے تقاضہ کرتی ہے کہ جب بھی ہمارے امام کو کوئی تکلیف لاحق ہو تو ہم بے چین ہو جائیں۔ یہ محبت ہماری نم آنکھوں اور دعاؤں سے معمور سجدوں سے ظاہر ہونی چاہیئے۔ مولانا موصوف نے احباب کرام کو تاکید کی کہ وہ حضور کی صحت کے لئے صدقہ و خیرات کریں۔ ہر احمدی گھر کے لوگ تمام بڑے اور چھوٹے مل کر حضور کی صحت کے لئے اجتماعی دعائیں کریں کہ ہمارا خدا ہمارے پیارے امام کو شفا عطا کرے۔ اور اپنی قدرتوں کے عجیب و غریب نظارے جو کہ وہ قادر خدا ہمیشہ دکھاتا رہا ہے۔ ہمیں پھر دکھائے۔

بعد ازاں مولانا عبدالمالک خان صاحب نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی رو سے بتایا کہ یہ زمانہ ایک مامور کی آمد کا زمانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ذریعہ اس بارے میں متعدد تفاصیل بتائی ہیں۔ اور یہ مامور چودھویں صدی میں آنا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے وضاحت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے روشن دلائل اور نشانات بیان فرمائے۔

سید تبسم حسین صاحب ایس ڈی ایم گلگت حادثے میں انتقال کر گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب کرام کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم سید تبسم حسین شاہ صاحب ایم اے ایل ایل بی سب ڈویژنل مجسٹریٹ گلگت ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء کو دن کے ساڑھے دس بجے ایک حادثے کے نتیجہ میں ۵۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم سید تفضل حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر واپڈا حال بہاولنگر کے بڑے صاحبزادے تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو کم عمر بچے چھوڑے ہیں۔ جن میں سے بیٹی کی عمر قریباً ساڑھے چار سال اور بچے کی عمر تین سال ہے۔

مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ نماز جنازہ ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر سید منظور حسین شاہ صاحب نے دعا کروائی۔ جنازہ گلگت سے بذریعہ جیپ راولپنڈی لایا گیا۔ جہاں کارکنوں کے ایک قافلے کے ہمراہ ایک ویگن میں ۳۰ اپریل کو شام پانچ بجے ربوہ پہنچا۔ مرحوم کی وفات ایک پہاڑی نالہ پیدل عبور کرتے ہوئے پاؤں پھسل جانے سے سر پر چوٹ آنے اور ڈوب جانے سے ہوئی۔ مرحوم وفات کے وقت اپنے سرکاری فرائض کی ادائیگی کے لئے جا رہے تھے۔

مرحوم گلگت میں ایس ڈی ایم (سب ڈویژنل مجسٹریٹ) تھے۔ اس سے پہلے لاہور، شیخوپورہ اور رحیم یار خان میں مجسٹریٹ رہے۔ مرحوم نے پی سی ایس کا امتحان ۱۹۷۰ء کے قریب اعلیٰ اعزاز کے ساتھ پاس کیا تھا اور بطور مجسٹریٹ تقرری ہوئی تھی۔ بعد میں ترقی کر کے ایس ڈی ایم بن گئے جو کہ اسسٹنٹ کمشنر کے برابر کا عہدہ ہے۔

مرحوم ملازمت سے قبل مختلف صورتوں میں خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی عہدوں پر فائز رہے اور نہایت اخلاص سے خدمات سلسلہ بجا لاتے رہے۔ نہایت ذہین، روشن دماغ، روشن خیال، ہمدرد، متواضع اور خاکسار طبیعت کے مالک تھے۔ دوست احباب میں انتہائی ہر دلعزیز تھے۔ محکمے میں نہایت دیانتدار اور شہرت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ پسماندگان اور والد ماں باپ اور بیوہ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

ضروری اعلان! احباب متوجہ ہوں

مورخہ ۶ تا ۸ مئی ۱۹۸۰ء بروز جمعہ۔ بدھ۔ جمعرات کو مکرم حکیم انوار جان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح اول کے ہاتھوں سے قائم ہونے والے واحد ادارہ

"دواخانہ حکیم نظام جان" کے نگران

اور حضرت حکیم نظام جان کے صاحبزادہ ہیں، اپنے مریضوں کی سہولت کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں ۷½ بجے صبح سے ۹ بجے شام تک

پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود

میں ضرورت مند مریضوں اور خواہش مندوں کو مشورہ دیں گے

گوجرانوالہ جانے کی کوفت اور خرچ بچائیں۔

پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود ربوہ

(فون نمبر ۴۰۶ سے معلومات حاصل کریں)

رجسٹرڈ ۔ تبرا ایل ۵۲۵۴